ایک چھوٹا الو

مصنف

لینہ مائیر سکومانز

السٹریٹر

سالویٹر شاشیہ

اردو ترجمہ

حیدر حیدری

بہت سال پہلے جب جانور اور لوگ ایک ہی زبان بولتے تھے - ایک چھوٹا الو خوابوں کی پہاڑی کے پیچھے لکڑیوں پے رہتا تھا- وہ ٦ بھائیوں اور بہنوں میں سب سے چھوٹاتھا، اور پُرانے درخت کے گھونسلے چھوڑنے والا سب سے آخری تھا- اُس کے والدین نے اُسے چوہے پکڑنے اور سورج کی تپش میں نہانے کے لئے اُڑنا سِکھایا تھا- اُس کے بعدانہوں نے کہا کہ بہادر بنو - چھوٹے الو نے کہا کہ میں چھوٹا نہیں ھوں کیا ؟ والدین نے اپنی چونچوں کو ہلایا اور صبر کے ساتھ دیکھنے لگے -ایک عزیم اُلو جس نے سب کُچھ بنایا تمھارے سفر کو دیکھے گا - اورتم اصول جانتے ہو؛ اپنے شکار کو اتنی تیزی سے مارو کہ اسے درد نہ ہو ، تب اس کا زائقہ بہت اچھالگے گا اور روشنی کی ہرلہرکا مزہ اڑاو - چاھے وہ کمزور ہی کیوں نہ ھو - اور میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تم اڑنے کی زیادہ سے زیادہ مشق کرو ؛ چوٹھے الو نے اپنے والدین کو آخری دفع دیکھنے کے لئیے ہر سِمت میں سِر ہلایا ، اور اس درخت کو دیکھا جوکہ اس کا گھر ہُوا کرتا تھا - اس نے کٹیلی آوازنِکالی اور دیمی سی آوازمیں خدا حافظ کہا اور حقارت کا نعرہ بلندکرتے ہوئے اپنے پر پھلائے اور اُڑ گیا - خوابوں کی پہاڑی کے پیچھے کی لکڑی بہت بھاری اور جانوروں سے بھری ہوئی تھی - جب اُلو کُچھ دیر کے لئے اُڑا اُسے ایک صاف جگہ نظر آئی -

وہ ایک نوک دار چھوٹی پے بیٹھ گیا ، ڈُوبتے سورج کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں کو جپکا یا اور بہت خوشی محسوس کی ۔ اُسکے نیچھے جنگلی بلی ایک چھوٹی پے بیٹھی تھی، جو کے سورج کی تپش سے گرم تھی ۔ چھار خالی پتے جو کہ اُسکے ناک سے سر تک تھی ۔ اُسکی جھاڑی نما دم گھومی اور اسنے اپنا سر اٹھایا اور چھوٹے اُلو کی طرف دیکھا اور کہا کہ اُلو تم بہت اچھے وقت پہ آئے ہو، بڑی مہربانی کرکے ایک سوال کا جواب دے مجھے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک عزیم جنگلی بلی جس نے سب کچھ بنایا ہو وہ کچھ بلیوں کو کم طاقتور اور ان پہ اپنا راج بنائے، چھوٹا الو حیرانی سے دھیمے سے بولا، کل شام میں اتنا تیز بھاگا جتنا کبھی نہیں بھاگا تھا، اس ندی تک جو کہ بہتی ہوئی خوابوں کی پہاڑی تک جاتی ہے ۔ ادھر میں نے ایک عمارت دیکھی جو کہ لوگوں نے بنائی تھی لکڑی اور پتھروں سے اور بہت اچھی خوشبو آ رہی تھی ایک اچھی موٹی کُر کُر کرتی مرُغی کی ۔ لیکن میرا پیٹ بھرا ہوا تھا اور بس ایک فاصلے سے دیکھا کہ ایک آدمی اس عمارت کے سامنے بیٹھا تھا اور اس کی گود میں ایک بلی تھی اور وہ اس کو مار رہا تھا، بلی نے نہ اسے کاٹا اور نہ ھی پنجھے مارے، لیکن آہستہ آہستہ آواز نکال رہی تھی، کسی کو ایسے چھونا ۔ آہا یہ کیسے ممکن ہے؟ چھوٹے الو نے نیچھے دیکھا اپنا سر گھمایا اور چھلایا ، مجھے کیا پتہ ۔ جنگلی بلی کھڑی ہوئی اور اپنے سوجھے ہوئے دم کو بلند کی تو اس پر سارے کانٹے اُبر آئے ۔ اُس کی آنکھیں سبز اور پھیلی ہوگئی ۔

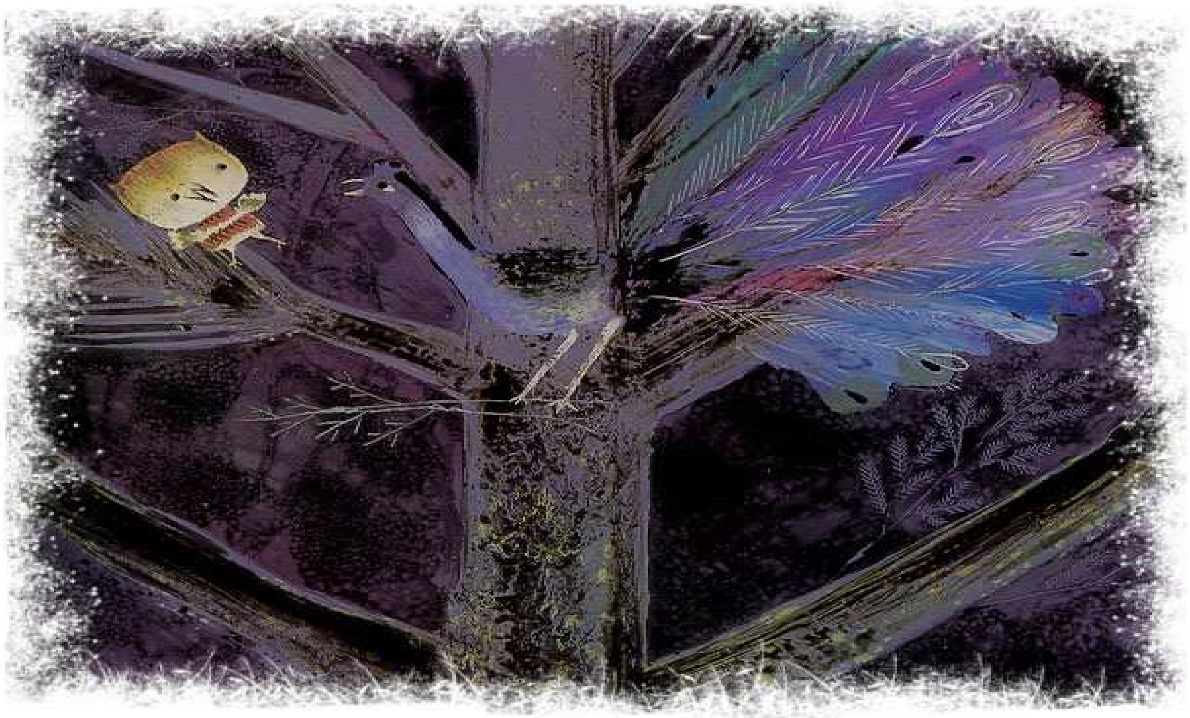

کیا مطلب تمھارا ؟ وہ غُصے میں بولی، تم ایک آلو ہو! آلو تو بہت عقلمند ہوتے ہیں اور دنیا کے ہر سوال کا جواب ان کے پاس ہوتا ہے ۔ چھوٹے آلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے نہیں پتہ تھا۔۔ تو تم پھر زندہ کیوں ہو؟ بلی نے لڑتے ہوئے کہا، تمھیں شرم آنی چائیے اپنے آپ پر اور دیکھو تم زیادہ سیکھو ۔ چھوٹا الو اتنا حیران ہوا ، کہ اس نے اپنے پر پھلائے اور اڑ گیا ۔۔۔اسے ایک کھوکھلے درخت کا تنا نظر آیا اور ایک چھوٹا درخت جو ڈوبتے ہوئے سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا ۔ چھوٹا الو سب سے نیچھے والے تنے پہ بیٹھ گیا اور سوچھنے کی کوشش کرنے لگا۔ ایک جھاڑی سے بڑی پروں کی دیمی آواز آئی اور کچھ بے ہنگھم آواز آئی اور پڑپڑائی اور اچانک ایک مور چھوٹے الو کے سامنے آ کے بیٹھ گیا ۔ شاخ اس کے وزن سے جھک گئی لیکن کامیاب ہو گیا ۔ مور نے گرج دار آواز میں کہا، یہ ہر اس پہلے جیسے شام کی طرح ہے جب میں سونے سے پہلے اڑ نہیں سکتا تھا ۔ اوئے کون یہاں قابض ہے؟ چھوٹے تم، سنو یہ میرا درخت ہے جہاں میں سوتا ہوں " معاف کرنا چھوٹے الونے التجا لہجے میں کہا، مور نے اپنے خوبصورت پروں کو چھوما اور کہا، اوہ الو ، اگر آواز کے زریع کہیں بھی جا سکتی تو یہ مناسب ہوتا، اس نے اپنے پروں کو ترتیب دیا اور انھیں نیچھے لٹکا دیا ۔

تب اسنے دوبارہ بات شروع کی، میرا ایک سوال ہے جو کہ اگر نہ پوچھا تو سکون نہیں ملے گا، ایسا کیوں ھے کہ ایک عزیم مور جس نے سب کچھ بنایا ہو اور اسنے ہمارے لئے اتنے تھوڑے درخت چھوڑے ہوں سونے کے لئے ؟ ہو ہو چھوٹے الو نے دیمی انداز میں کہا۔ تم دیکھ سکتے ہو کہ میری کتنی لمبی دم ہے ، میں اس سے ایک پنکھا بنا سکتا ھوں لیکن جب میں آرام سے سونا چاھتا ھوں تو یہ میرے لئے مشکل پیدا کر دیتا ھے صرف بہت اونچے درخت بہت زیادہ سکون والے اونچے اور سیدھے میرے لئے سازگار ہیں ۔ لیکن یہاں یہ سب اس لکڑی میں کافی نہیں ، الو نے دیمی آواز میں کہاکہ تمہارے پاس یہ تو ہے لیکن مجھے۳ یا ۴ درخت چاہیے چننے کے لئے مور نے چلاتے ہوئے کہا.... مجھے جواب دو، مجھے ایسی آسانی کیوں نہیں دی گئی ؟ مجھے کیا پتہ، چھوٹے الو نے کہا۔ مور نے اپنا سر جھکایا ا اتنا کہ اسکے نیلے پر الو کی چھاتی والے پروں کو چھونے لگے ۔ تم نہیں جانتے؟ الو دنیا میں تمام سوالوں کے جواب جانتے ہیں ۔ میں یہ نہیں جانتا تھاکہ یہ ایک عام سوال ھے ۔ الو نے دفح کرتے ہوئے کہا۔ تم چھوٹے بیوقوف تم ایک مکمل الو نہیں ھو! مور نے چلاتے ہوئے کہا۔ تمھیں شرم آنی چاہیے، دیکھو تم دور اڑے ہو؛ چھوٹے الو بہت حیران ہو کراڑ گیا ۔ وہ ایک چھوٹے سے گھر میں ایک پہاڑی کے اوپر افسردہ انداز میں بیٹھ گیا آرام اور سوچھنے کے لئے ۔ مجھے کیوں شرمندہ ہونا چاہیے ؟ اسنے اپنے آپ سے کہا۔ مجھے ساری دنیا کے سارے سوال کیوں آنے چاہیے ، یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک جنگلی بلی ایک عزیم جنگلی بلی کے بارے اور ایک مور ایک عزیم مور کے بارے میں بول رہے ہیں کہ جس نے سب کچھ بنا یا ہے ، جب کہ عزیم الو نے سب کچھ بنا یا ؟ سورج خوابوں کی پہاڑیوں کے پیچھے غروب ہو رہا تھا ۔ آسمان میں مغرب کی طرف شام کے ستارے چمکے اور چاند درختوں کے پیچھے سے نمدار ہوا۔ چاند کی کرنے گھر تک پہنچی اور الو چاندنی نما روشنی سے خوش ہوا۔ اب اڑنے کا وقت آگیا ! ایک آواز پیچھے سے آئی ، یہ ایک معمولی رات ہے! بہت شکریا ایک عزیم چمگادڑ کا جس نے سب کچھ بنا یا ! چھوٹے الو نے اپنا سر گھما یا اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک چمگادڑ دیوار سے اوپر سے نیچھے کی طرف لٹک رہی تھی ۔ اسنے اپنے ہاتھ کے پنجھوں اور ہتیلیوں سے چوٹی کے اندر اپنے آپ کو لٹکا یا ہوا تھا ۔ تب اس نے اپنے پروں کو پھیلایا تاکہ ان پر تھوڑا چربی لگا سکے ۔ اس نے ایک چرب جیسی چیز پکڑا ہوا تھا جو کہ اس کی ناک سے باہر آ رہا تھا، اپنی زبان سے اس نے اپنی پوری جلد پہ پھیلایا ۔ چھوٹے الو نے اچانک کہا، پیوں یہ بو ...

یہ تو بہت تیز ہو ہے، چمگادڑ نے اعتراف کیا ۔ یہی وجہ ہے کہ میں تمہارے لئے اچھا شکار نہیں ہوں ، میرے پیارے ۔ تم ایک الو ہو کیا نہیں ہو تم ؟ ہاں ہوں ... لیکن چھوٹا سا ۔ ایک مکمل الو نہیں ہوں ۔ ہا ہا ہا ..... الو، الو ہوتے ہیں اور الو دنیا کے تمام سوالوں کے جواب جانتے ہیں ، چمگادڑ نے کہا ۔ " تمہارے لئے ایک سوال ہے میرے پیارے" چمگادڑ نے اپنے آپ کو اس چوٹی سے نیچھے گرا یا اور الو کے چہرے کے سامنے آگیا ۔ " دیکھو مجھے کتنی چالاکی سے بنایا گیا ہے" وہ چیخا، اور کہا کہ میں ہر کام کے لئے ہر طرح سے لیس ہوں، میں اپنے حشرات اندھیری رات میں بھی ڈونڈھ سکتا ہوں ، میں ان پہ چلاتا ہوں اور جب گونج واپس آئے تو میں ان پہ حملہ کرتا ہوں اور انھیں پکڑ لیتا ہوں پھر بھی مجھے ایک چیز بہت زیادہ تنگ کرتی ہے کہ ہمارے سال میں صرف ایک بچہ پیدا ہوتا ہے ، جب کہ تتلیاں اور پروانے بہت زیادہ انڈے دیتے ہیں ، اور قطار در قطار انکے بچے اپنی ماں کے پیچھے ہوتے ہیں ، لومڑی کے بھی کم از کم تین بچے ہوتے ہیں ۔ یہ کیوں ، کہ ایک عزیم چمگادڑ جس نے سب کچھ بنا یا ہے کو ایک بچہ رکھنے کی اجازت ہے ؟ مجھے نہیں پتہ " ۔ چھوٹے الو نے جواب د یا ۔ چمگادڑ حیرانی سے پیچھے ہٹی اور آگے بڑی ..... تم نہیں جانتے ؟ میں تمھیں کیوں کر یقین کروں ؟ چھوٹے الو نے کہا کہ مجھے نہیں پتہ اور اپنے پرے درجے جاہل ہونے کی وجہ سے غمگین ہو کر کرا یا .

"کون جانے گا اگر تم نہیں جانتے " ؟ چمگادڑ نے افسردہ ہو کے کہا ؟ شاید تم نے اتنی کوشش نہ کی ہو سوچنے کی ۔ صحیح کہا نا ؟ کیا تم واپس آو گے جب تمھیں اس کا جواب ملے گا؟ چھوٹے الو نے بہت طاقت سے سر ہلایا . بہت اچھا چمگادڑ خوش ہو گئی ۔ اسنے اپنے پر پھیلائے اور رات کے اندھیرے میں غائب ہو گیا ۔اس کی تیز اور اونچی پچ والی آواز ہوا میں چھاتی ہوئی سنا ئی دی ۔ بہت سے چمگادڑ غار کی گہرا ئی سے نکل کے اس کے پیچھے اڑے ۔ چوٹے الو نے دیکھا

که وہ کیسے چاند کی روشنی میں بے ھنگم طریقے سے اڑتے ہیں ۔

اپنی پریشانیوں کے باوجود چوٹے الو نے محسوس کیا کہ وہ کتنا بھوکا ہے۔ اسنے رات شکار میں گزاری۔ اسنے ایک چوہا پکڑا اتنی تیزی سے جتنی روشنی کی تیزی۔ جب اس کا پیٹ اتنا بھر چکا تھا کہ وہ ایک اور نوالہ نہ لے سکے تو اسنے ایک چوہے سے کہا، کہ اس نے زمین پہ ایک ترتیب سنی ہے، چوہا مجھے بتاو کس نے تجھے اور مجھے بنایا ؟ کچھ دیر بعد زمین پہ ایک سوراخ سے چوہے کی تیز آواز آئی ... عزیم چوہا اور کون ؟ تم یقینن جانتے ہو، تم بوڑھے, تم سب جانتے ہو ؟ تم ایسی چھپی ہوئی بات کیوں پوچھتے ہو۔ کیا تم مجھے اپنی بل سے بے دخل کرنا چاھتے ہو ؟ تم جیسے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہمیشہ تمھارے جیسے زمہ دار ہوتے ہیں جب ہم میں سے کوئی غائب ہوتا ہے۔ اگر میں اتنا جانتا کہ تم الو گھاس کھانے والے کیوں نہیں ہو ؟ اور دانا کھانے والے کیوں نہیں ہو ؟ چھوٹے الو نے سر ہلا یا۔ نہیں دانا ہمارا ہے " چوہا زوردار آواز میں چلایا " اور تب بہت زیادہ خاموشی ہو گئی۔

چھوٹا الو اڑ گیا اور ایک اونچے درخت کی چوٹی کو ڈھونڈنے لگا، جہاں وہ آرام کرسکے۔ "" ہو" ہو" ہو"میں سب کچھ نہیں جانتا " وہ رونے لگا۔ میں صرف یہ جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اسکے نیچھے ایک موٹی سی دم والا بورے رنگ کا سا یہ اسکے سامنے سے گزر گیا ، میں کبھی نہیں جانوں گا ، گراتی ہوئی آواز آئی۔ تھوڑا بہت علم کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ دری پہ ایک چھوٹے بال کی طرح۔ چھوٹے الو نے سر جھکایا تمام سمت میں اور کہا کہ میں سیکھ جاونگا" ، وہ زور کی آواز نکالا اور سو گیا۔

جب صبح صبح سورج پتوں کے درمیان سے چمکا، چھوٹا الو اس وقت تک جاگ چکا تھا اور سورج کی سرخی سے لطف اندوز ہو رہا تھا ۔ میں آج کیا پاونگا اور کیا تجربہ حاصل کروں گا ؟ اس نے اپنے آپ سے پوچھا۔ اس نے اپنے پر پیھلائے اور خاموشی سے اور تیزی سے اڑ گیا ان جاگتی لکڑیوں کے اوپر خوابوں کی پہاڑی کی طرف ۔ اس نے اپنے نیچھے ایک ندی دیکھی جو کہ چمک رہی تھی اور بلبلے نکل رہی تھی ۔ وہ نیچھے اڑا اور غور کیا ان گھروں کو جو کہ لوگوں نے بنائے تھے جس کے بارے میں جنگلی بلی نے زکر کیا تھا ۔ وہاں ہر جگہ خاموشی تھی سوائے کچھ مرغیوں کے جوکہ کیڑوں کو تلاش کر رہی تھی ۔ ندی کی نیچھلی طرف ایک انسانی آواز جو کہ گا رہی تھی ، چھوٹا الو اس آواز کی طرف بڑھا اور ایک عورت کو پایا جو کہ پانی بھر رہی تھی ۔

الو ایک بیری کے ٹہنی پہ بیٹھ گیا اور ایک دیمی سی آواز نکالی ۔ "تمہاری آواز بہت پیاری ہے ، مجھ سے بھی زیادہ " ۔ عورت نے اوپر دیکھا اور ہسنے لگی ۔ اس نے الو سے کہا کہ دیکھو اگر دنیا میں سب لوگ ایک ہی خصوصیت رکھتے، تو کیا یہ دنیا بے دلچسپ نہیں ہو جاتی ؟ مثال کے طور پہ ، تم بہتر سن سکتے ہو اور بہتر دیکھ سکتے ہو میری نسبت ، اڑنے کے علاوہ ۔ " اور تم کیوں گارہی ہو "؟ چھوٹے الو نے پوچھا ۔ کیا تم اپنی اناج والی زمین کی حفاظت کر رہی ہو ایک کالے پرندے کی طرح ۔ میں گاتی ہوں تا کہ مجھے اپنے کام میں مدد ملے ، " عورت نے کہا" ، اور بعض اوقات اپنی عزیم ماں کی عزت میں جس نے سب کچھ بنایا. وہ کہاں رہتی ہیں ؟ چھوٹے الو نے کہا۔ ہر جگہ رہتی ہے وہ ۔ اور کہا کہ انسانی آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی ۔ سورج ، چاند اور ستارے ان کے کپڑوں پہ موتی کی طرح ہیں .... " اور اگر میں تمہیں کہوں ، چھوٹے الو نے دیمی آواز سے کہا کہ اس ندی میں ایک مچھلی جو کہ ایک عزیم مچھلی کے بارے میں جانتی ہے جس نے سب کچھ بنایا ؟ تو کیا عزیم ماں ناراض نہیں ہوگی ؟ عورت نے کہا ۔ وہ اپنی ہر مخلوق سے پیار کرتی ہے ۔ چھوٹے الو نے اپنا سر گھمایا اور وہ سوچھنے لگا۔ کیا وہ تمھارے گانے سے خوش ہوتی ہے جو کہ تم اس کی عزت کے لئے گاتی ہو؟ میں امید کرتی ہوں عورت نے کہا ۔ میں نے اس سے بہت ساری باتوں کے بارے میں پوچھا۔ " کہ میری جھونپڑی کی چھت کافی سال تک قائم رہے گی اور میری مرغیوں کے کافی بچے ہوں گے ، اور ہم ، میرے بچے اور میں صحت مند رہیں گے ..." کیا تم ان باتوں کے بارے میں پریشان ہو جو کل ہوں گے ؟ "سب پریشان ہوتے ہیں" عورت نے کہا ۔ کیا تم جانتی ہو کہ آج بارش ہو گی ؟ میں اپنے کپڑوں کی دھلائی کو خشک کرنا چاھتی ہوں . ہوا بارش کا پتہ نہیں دے رہی الو نے کہا اور غل و شور کرتے ہوئے ندی کی اوپر والی سمت اڑ گیا ۔

سورج سارا دن چمکا اور چھو ٹا الو سارا دن سورج کی تپش سے لطف اندوز ہوا ۔ اور اس وقت وہ صحیح سوچ بھی سکتا تھا ۔ شام کو وہ خوابوں کی پری کی طرف اڑا ۔ جیسے رات کی تاریکی چھا رہی تھی اسکو درختوں کے درمیان سے کچھ چمکتی ہوئی چیز نظر آئی ایک سنہری تارے کی طرح ۔ وہ شعاع کی طرف اڑا اور ایک لکڑی کی بنی ہوئی جھونپڑی نظر آئی ۔ روشنی کی کرن ایک دیوار کے سوراخ میں سے آ رہی تھی جو پروانوں کو پھسلا کر اپنی طرف کھینچ رہی تھی ۔ چھوٹے الو کو بھی روشنی بہت لبانے لگی ۔ اور وہ آگے بڑھا جب تک کہ وہ اس سوراخ تک نہ پہنچ گیا اور اس سوراخ کے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ گرم تپش سے اتنا محظوظ ہوا کہ وہ الووں والا پیار کا گانا گانے لگا اور وہ چیختا چلاتا رہا ۔ " الو میری کھڑکی کی دھلیز پر بیٹھی ہے" ایک گھری آواز آئی .... خوش آمدید ۔ چھوٹے الو نے آنکھوں کو جھپکا آدمی کو دیکھنے کے لئے روشنی کی دوسری طرف سے ۔ وہ ایک بوڑھا آدمی تھا ۔

چھوٹے الو نے بوڑھے آدمی سے کہا، تم کیا کر رہے ہو ؟ " میں پڑھ رہا ہوں" اس نے کہا اور ایک پروانے کو سفید صفحہ سے پیچھے ہٹایا ۔ دن بہت چھوٹا تھا اس لئے میں ابھی تک پڑھ رہا ہوں چراغ کی روشنی میں ۔ یہ کتاب ایک عزیم باپ کے بارے میں ہے جس نے سب کچھ بنایا ہے ۔ وہ کہاں رہتا ہے ؟ چھوٹے الو نے سوال کیا ۔ "ہر جگہ" بوڑھے آدمی نے جواب دیا ۔ جنت کی سلطنت میں جسے میری آنکھیں فلحال نہیں دیکھ سکتی ، اور لوگوں کے دلوں میں ....

کیا تم نے اس سے کل کے بارے میں پوچھا ہے؟ چھوٹے الو نے کہا ۔ بوڑے آدمی نے کہا کہ ہاں پوچھا ہے بلکہ میں نے تو اس سے ماضی کے بارے میں بھی پوچھا ہے ۔ میری زندگی میں بہت ساری ایسی باتیں تھیں جو کہ اس کی چھپے ہوئے چیزوں کی تلاش کرنے والی آنکھوں سے نہ بچ سکی ۔ یہ مجھ سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہے ۔

چھوٹے الو نے کہا کہ میں اگر تمہیں اتنا بتا دوں کہ یہ پروانہ ایک عزیم پروانے کے بارے میں جانتی ہے جس نے سب کچھ بنایا ۔ بوڑھے آدمی نے ترس کھاتے ہوئے مسکرایا۔ وہ ایک عزیم باپ کو کسی اور کے روپ میں کیسے دیکھ سکتا ہے ۔ ہو سکتا ہے عزیم ماں ، اس عورت کی طرح جو ندی قریب ۔

بوڑھے آدمی نے ناپسندیدگی ظاہر کی ۔

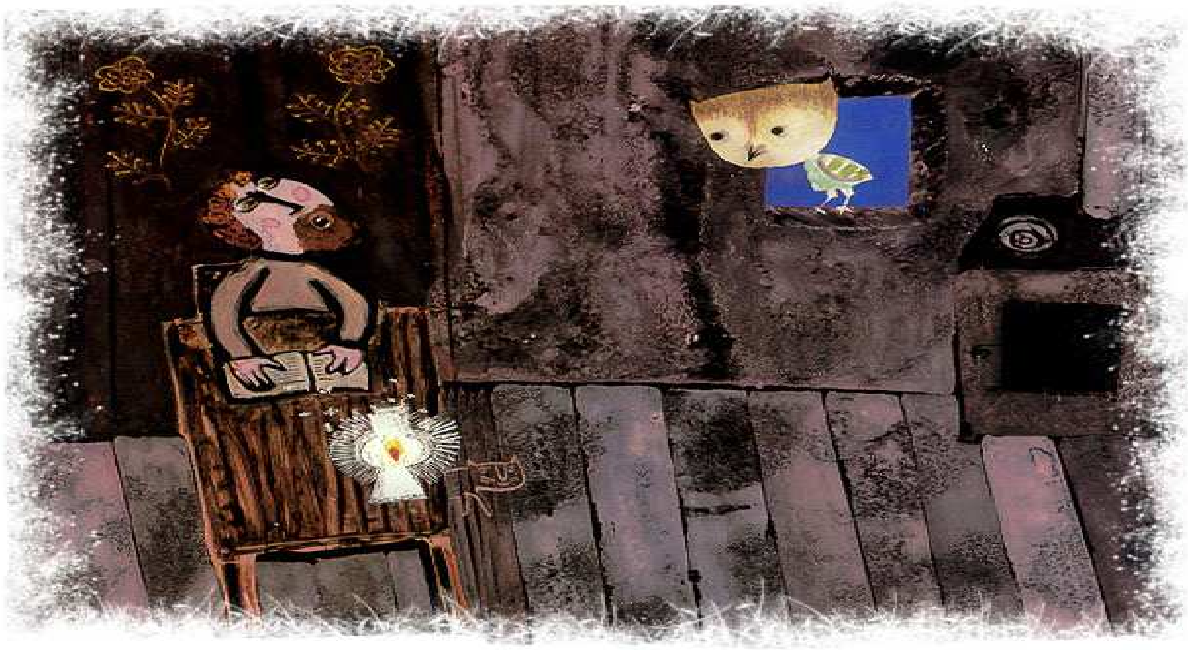

میں پہلے ہی اس عزیم باپ کے بارے میں بتا چکا ہوں مگر مجھے کوئی کامیابی نہیں ملی۔ جیسے آپ کی رائے مجھے بتا رہا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک دن سب جان جائے گی کہ کیا سچ ہے۔ کیا عزیم باپ کو دکھ ہوگا جب وہ اسے عزےم ماں کہتی ہے ؟ چھوٹے الو نے پوچھا۔ بوڑھا آدمی کافی دیر تک سوچھتا رہا۔ یہ ایک مزے دار سوال ہے۔

میں ایسے نہیں سمجھتا۔ عزےم باپ بہت مہربان ہے مجھے ڈر ہے کہ اس بات نے تھوڑا سا میرا دل دکھایا ہے۔ اس کا سچا غلام ... اس بات کو اپنے اوپر زیادہ تاری نہ کرو، چھوٹے الو نے کہا۔ اس نے اپنی آواز میں خدا حافظ کہا اور اڑ گیا۔

اگلی صبح چھوٹا الو ندی کی طرف دوبارہ اڑا۔ اس دفعہ اسے وہ عورت نظر نہیں آئی مگر اسے ایک بچہ ملا بچہ ایک بلی کے ساتھ ندی کنارے بیٹھا ہوا تھا اپنے پاوں کو پانی میں لٹکا کے۔ اس نے ایک مچھلی کی طرف دیکھا۔ سورج بچے، بلی ، پانی ، پتھروں اور گھاس پہ چمک رہا تھا۔ خاموشی سے چھوٹا الو ایک درخت کی شاخ پہ بیٹھ گیا۔ اس کی تیز آنکھیں ہر چیز کو کافی دور سے دیکھ سکتی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بچہ کیسے بلی کو سہلا رہا ہے اور بلی بھی بچے کے سہلانے سے لطف اندوز ہو رہی ہے سو وہ مچھلی کے بارے میں بھول گیا۔

ہلکی لہر چمک رہی تھی۔ گویا ہر چیز نے اسے بہت زیادہ خوشی دی۔

میں حیران ہوا کہ شاید اس بچے کا بھی کوئی اپنا نام ہوگا اس عزیم ہستی کے لئے جس نے سب کچھ بنایا اور جس نے سورج کو اجازت دی کہ وہ ہر چیز پر چمکے ، ہو سکتا ہے کہ بچہ کوئی نام نہ جانتا ہو لیکن وہ اس کی موجودگی میں بیٹھا ہے۔ چھوٹا الو اس چیز کو صاف صاف محسوس کر سکتا تھا۔ کل اور آنے والا کل زیادہ اہم نہ تھے۔ گزرا ہوا کل اور اس سے گزرا ہوا کل بہت دور تھے، کچھ ماضی میں جو اہم نہیں تھے۔ چھوٹے الو نے اپنا سر جھکایا اور تمام نام یاد کئے جو ایک عزیم ہستی کو دئے گئے تھے۔ عزیم الو جس نے سب کچھ بنایا ، عزیم جنگلی بلی، عزیم مور، عزیم چمگادڑ، عزیم چوہا، عزیم ماں اور عزیم باپ۔ اسے ایک عزیم خفیہ بات بھی کہا جاسکتا ہے جو کہ ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ چھوٹے الو نے سر ہلایا ۔ بلی نے ایک آنکھ کھولی اور الو کی طرف دیکھا۔ " کیوں نہیں " اس نے سست روی سے میاوں کہا۔

سورج غروب ہونے کے بعد الو لکڑیوں کی طرف اڑا۔ اس نے چوہے کی بل کو ڈھونڈا اور ڈھونڈنے کے بعد اس میں چلایا ، ٹو۔ وٹ۔ ٹو۔ ہو۔ تمام جاندار چیزیں جانداروں سے زندہ رہتی ہیں ۔ یہاں تک کہ اناج بھی زندہ ہے۔ وہ اڑتا رہا اور چمگادڑ سے ملا ،"

تم بہت خوب اڑ سکتے ہو " الو نے کہا ، اگر تمہارا ایک سے زیادہ بچہ ہو تو تمہیں اڑنے میں بہت مشکل ہوگی ، تم اڑنے کے لئے کافی بھاری ہو جاو گے، تم صحیح کہہ رہے ہو ، چمگادڑ نے اس بات سے اتفاق کیا ۔

چھوٹا الو درخت کی طرف اڑا جہاں مور سو رہا تھا ، " غریب بے گھر جانور " ، اس نے سوچا که ان کا تعلق قے قے یا قر قر کرنے والے پرندوں کے جھونڈ سے ہے، مرغیوں کی طرح اور جو ایک سے زیادہ درخت چاہتے ہیں سونے کے لئے ۔ وہ اڑا اور جنگلی بلی کو دیکھا انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی ایک چوڑی شاخ پہ ، اس کی آنکھیں خوشی سے چمکا جب اس نے چھوٹے الو کو دیکھا، اور پوچھا که کیا تم عقل مند بن گئے ہو ؟ اور سو سو کی آوازیں نکالنے لگا۔ " بہت زیادہ نہیں کیوں که میں چھوٹا ہوں اور ابھی میں سیکھ رہا ہوں" چھوٹا الو خوشی سے آواز نکالنے لگا، دراصل میں نے ایک بلی کو دیکھا جسے خود کو سہلانے میں کوئی دقت نہیں تھی ، یہاں تک که ندی میں مچھلی بھی اسے بچے کی گود میں اس کو گورنے کے لئے مجبور نہ کر سکا، جنگلی بلی اپنے نتنوں کو پھلا کر انتہائی غصہ ہوا جیسے عملہ کرنے والا ہو، چھوٹے الو نے پوچھا که اگر تمام مخلوقات ایک ہوتے اور ایک جیسے محسوس کرتے تو یہ دنیا دلچسپ نہ ہوتی ؟ کیا یہ اچھا نہیں ہے که عزیم راز جسے تم عزیم جنگلی بلی کہتے ہو، نے بہت سی مختلف اقسام رکھی ہیں چیزوں میں ؟ جنگلی بلی خاموش رہا اور چھوٹا الو آگے کی طرف اڑا ۔ اور آخر میں وہ اپنے والدین کو ملنے کے لئے گیا اپنے گھر اس درخت پہ ۔ الو کے والدین نے اسے اپنی آواز میں خوش آمدید کہا ۔ کیاعزیم الو جس نے سب کچھ بنایا تمہیں مشق کا موقع دیا ؟

جی جی اس نے دیا ، چھوٹے الو نے کہا سکون سے... اور اب سے میں آپ کو اور تمام دنیا کو اس کے بارے میں بتاونگا۔ ہر کسی کو بتاو میرے بچے۔ الو کی ماں نے اپنی آواز میں کہا۔ اور الو کے باپ نے کہا، " تمام لوگوں کے ساتھ شاید یہ مشکل ہو. وہ بہ مشکل تم پہ یقین کرے گے۔ چھوٹے الو نے اپنا سر جھکایا " میں اتنا زیادہ اڑوں گا کہ کوئی ایسا بندہ پا سکوں جو مجھ پہ یقین کرے " الو نےچھی مگر ناگوار آواز میں بولا۔

ختم شد